Regd No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اَنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ ″
سہ ماہی	۷ ″
ماہوار	۲½ ″

فی پرچہ ۱/

یوم ۔ شنبہ

۲۰ ؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۲ھ

جلد ۷ ۔ تبلیغ ۱۳۳۲ ہش ۔ ۷ ؍ فروری سنہ ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۳۳

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

" وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا۔ اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی۔ اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(اتمام الحجہ صفحہ ۲۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ ؍ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پاؤں میں ابھی درد باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

لاہور ۶ ؍ فروری ۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی حالت پہلے جیسی ہے کمزوری بہت ہے جس کی وجہ سے اصل اپریشن نہیں ہو سکتا چونکہ کھانے کی نالی کینسر کی وجہ سے بالکل بند ہے۔ اس لئے انتڑیوں میں اپریشن کر کے ٹیوب لگانے کا خیال ہے۔ جس کے ذریعہ غذا پہنچائی جائے احباب کی خدمت میں دعا کے لئے خاص طور پر درخواست ہے۔

عوام کے تعاون سے ملک کے تعلیمی مسائل جلد حل ہو سکتے ہیں

طلباء سے کئے گئے وعدے جلد از جلد پورے کئے جائینگے ۔ نئے وزیر تعلیم ڈاکٹر محمود حسین کا اعلان

کراچی ۶ ؍ فروری ۔ پاکستان کے نئے وزیر تعلیم ڈاکٹر محمود حسین نے کہا ہے کہ اگر لوگ حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ تو تعلیمی مسائل جلد حل ہو سکتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے۔ لیکن حکومت تنہا اس کام کو پوری طرح سرانجام نہیں دے سکتی۔ دوسرے ممالک میں تعلیم کو فروغ کے لئے مخیر لوگ آگے آتے ہیں۔ اور وہ سکول اور کالج کھول لیتے ہیں۔ آپ نے دولت مند لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ آگے آئیں اور تعلیم کو فروغ دینے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں آپ نے کہا کہ قومی امنگوں اور قومی نظریات کو مزدوری سانچوں میں ڈھالنے کے لئے میرے پیشرو بہت کچھ کام کر چکے ہیں۔ اب مجھے اس کو عملی شکل دینی ہے۔ ڈاکٹر محمود حسین نے کہا۔ کہ پاکستان میں تعلیمی نصاب پر نظر ثانی کر لی گئی ہے۔ نیا نصاب بنانے کے لئے کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔

طلباء کے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پچھلے ہنگاموں کے بعد طلباء سے جو وعدے کئے گئے تھے۔ میں ان وعدوں کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ آپ نے کہا کہ کراچی لاہور اور ڈھاکہ میں فیسوں کا فرق معلوم کرنے کے لئے اعداد و شمار جمع کر لئے گئے ہیں۔ اور جتنی جلدی ہو سکے گا۔ میں اس کا تصفیہ کر دوں گا ؛

— قاہرہ ۶ ؍ فروری مغربی جرمنی نے اسرائیل سے تاوان جنگ ادا کرنے کا جو معاہدہ کیا ہے۔ اسکو ختم کرنے کے لئے مصر نے مغربی جرمنی سے ۱۷ کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ کا قرضہ مانگا ہے

وزیر اعظم پر سوقیانہ حملوں کی مذمت

انجمن نوجوانانِ اسلام کی قرارداد

لاہور ۵ ؍ جنوری ۔ انجمن نوجوانان اسلام کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک ریزولیوشن میں ان تقریروں کی سخت مذمت کی ہے جو حال ہی میں موچی دروازہ کے باہر آل پارٹیز مسلم کنونشن کے زیر اہتمام کی گئی تھیں ریزولیوشن میں کہا گیا ہے۔ کہ ان تقریروں میں ہر دلعزیز وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین پر جو سوقیانہ حملے کئے گئے۔ انہیں انجمن نوجوانان اسلام ملک کی سالمیت کے لئے سخت خطرناک تصور کرتی ہے۔ ریزولیوشن میں ملک کے اہل فہم طبقے سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے مہلک رجحانات کا مقابلہ کرنے میں پوری طرح متحد رہیں۔ ورنہ اس نوعیت کی تقریریں جن کا مقصد حکومت کے خلاف نفرت کا جذبہ پھیلانا ہے۔ ملک کو ایک نہایت خطرناک صورت حال سے دوچار کر دیں گی ؛

مجلس عاملہ نے جس کا اجلاس کامریڈ محمد حسین کی صدارت میں ہوا تھا قرارداد میں اس امر کا بھی اعلان کیا ہے۔ کہ اگر لاقانونیت کے سے حالات پیدا ہوئے تو اس کی تمام ذمہ داری احرار گروپ پر عائد ہو گی۔ جو ان مذموم سرگرمیوں میں پیش پیش ہے (بحوالہ روزنامہ سول مورخہ ۶ ؍ فروری ۱۹۵۳ء)

صوبہ سرحد میں پرائمری کے طلباء کو نصابی کتابیں مفت مہیا کی جائیں گی

پشاور ۶ ؍ فروری ۔ صوبہ سرحد کی حکومت بہت جلد ابتدائی جماعتوں کے طلباء کو نصابی کتابیں مفت مہیا کرنی شروع کر دے گی۔ یہ اعلان صوبہ کے وزیر اعلےٰ خان عبد القیوم خان نے چارسدہ تحصیل میں ایک عام جلسے میں کیا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ سرحد کا آئندہ سال کا بجٹ دس کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ اس سے پہلے آج تک اتنی بڑی رقم کا بجٹ کبھی نہیں ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صوبہ سرحد میں مڈل تک مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے متعلق مشترکہ بات چیت روک دی گئی

جنیوا ۶ ؍ فروری ۔ جنیوا سے رائٹر نے خبر دی ہے۔ کہ کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے متعلق پاکستان ہندوستان کے نمائندوں اور ڈاکٹر گراہم میں جو مشترکہ بات چیت ہو رہی تھی۔ اسے روک دیا گیا ہے۔ تاکہ پاکستان اور ہندوستان کے وفود ڈاکٹر گراہم سے علیحدہ علیحدہ بات چیت کر سکیں۔ پاکستان کے نمائندے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج صبح ڈاکٹر گراہم سے ملاقات کرنے والے تھے کل شام ہندوستان کے اعلےٰ نمائندے سرگرجا شنکر باجپائی نے گراہم سے ملاقات کی تھی ؛

مغربی یورپ کے طوفان سے ہالینڈ کی صنعتوں کو نقصان نہیں پہنچا

کراچی ۶ ؍ فروری ۔ کراچی میں ہالینڈ کے سفارتخانے نے اعلان کیا ہے۔ کہ حالیہ سیلاب اور طوفان سے ہالینڈ کی صنعتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ بیرونی ملکوں سے برابر آرڈر آ رہے ہیں۔ اور ان کی تعمیل کی جا رہی ہے۔

انگلستان کے مشرقی ساحل پر طوفان کا زور کم ہو گیا

لنڈن ۶ ؍ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ انگلستان کے مشرقی ساحل پر طوفان کا زور کم ہو گیا ہے لیکن ہالینڈ اور بلجیم سے ساحلی پشتوں کے ٹوٹنے کی خبریں آ رہی ہیں۔ ہالینڈ میں طوفان سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار تین سو بیس تک پہنچ گئی ہے ؛

"میریلا" سویز سے گزر گیا

سویز ۶ ؍ فروری ۔ اٹلی کا جو تیل بردار جہاز "میریلا" پانچ ہزار ٹن ایرانی تیل اٹلی لے جا رہا ہے۔ وہ آج سویز کی بندرگاہ پر پہونچا۔ اور اسکو بغیر کسی روک ٹوک کے آگے جانے کی اجازت دے دی گئی۔

مغربی جرمنی کے چانسلر امریکہ جائینگے

برلن ۶ ؍ فروری ۔ مغربی جرمنی کے چانسلر اس سال موسم بہار میں امریکہ جائیں گے۔ اس امر کا اعلان امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلز نے بون سے ہالینڈ جاتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا کہ صدر آئزن ہاور نے چانسلر موصوف کو امریکہ آنے کی دعوت دی تھی۔

مصر برطانوی فوجیں ہٹانے کے لئے اپنی تمام قوتیں استعمال کرے گا

قاہرہ ۶ ؍ فروری ۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے کہا ہے کہ نہر سویز کو برطانوی فوجوں سے خالی کرانے کے لئے مصر کو اپنی تمام قوتیں استعمال کرنی پڑیں گی۔ کل قاہرہ میں "محاذ آزادی" کے ہیڈ کوارٹر کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے یہ اعلان کیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

جماعت احمدیہ کو ہی اکناف عالم میں اسلام پھیلانے کی توفیق ملی

جماعت کا ہر فرد تحریک جدید میں شامل ہو کر اس بوجھ کو اٹھائے

"تحریک جدید کا کام اب اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ درحقیقت اس کا بوجھ بادشاہتیں بھی اچھی طرح نہیں اٹھا سکتیں۔ کون مسلمان بادشاہ ہے جس نے دنیا کے چاروں کونوں میں مبلغین اسلام بھجوائے ہوں۔ یہ کام ایسا ہے کہ نہ ترکوں کو کبھی اس کی توفیق ملی۔ نہ ایران کو کبھی یہ توفیق حاصل ہوئی۔ نہ مصر کو کبھی یہ توفیق ملی۔ نہ مراکش کے بادشاہ کو یہ توفیق ملی۔ نہ عرب کے بادشاہ کو یہ توفیق ملی ...... صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جس کی طرف سے ساری دنیا میں مبلغ بھجوائے گئے ہیں یا بھجوائے جا رہے ہیں۔"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

مخالفین کے اعتراضات اور خدام

دفتر مرکزیہ میں اعتراضات کے ریکارڈ کا انتظام ہے۔ جملہ مجالس اپنے اپنے علاقہ کے مخالفین کے اعتراضات بھجوا کر اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔ جوابات کا سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ خالد میں شروع کیا جائے گا۔ (خاکسار مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت سیٹھ اسماعیل صاحب آدم کی علالت

میرے والد حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب آف بمبئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں پچھلے دو ہفتہ سے سخت علیل ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دوست خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے اور ہمارے اوپر ان کا سایہ سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار ہاشم اسمٰعیل آدم 240 Pesterji Street Garden west Karachi

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر

برموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۳ء

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفاتر کے کام کی پڑتال کے بارہ میں نیز جماعت کی بیداری سے متعلق تقریر فرمائی تھی۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت یہ تقریر زیادہ تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ اور حضور نے خدام الاحمدیہ کو اس کی اشاعت کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۴/ رہے ہے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ کتاب منگوا کر احباب کو پڑھائیں۔ نہایت ضروری ہدایات پر مشتمل یہ تقریر ہے

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم مولوی صالح محمد صاحب کی صحت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

ہفتہ کا دن میرے لئے سب سے زیادہ منافع کا دن ہوتا ہے

مکرم ایچ ایم احمد صاحب الفضل مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۳ء میں لکھتے ہیں:۔

"گذشتہ سال مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک کی مساجد کے چندہ کے لئے ایک سکیم پیش فرمائی .... اس سکیم کی آسانی کے لئے اپنے آپ کو تاجر تصور کر کے فیصلہ کیا کہ ہر ہفتے کے ہر روز اپنے پہلے سودے کا منافع دیا کروں گا ..... اس تحریک کو شروع ہوئے دس ماہ ہو رہے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر آپ کو بتاتا ہوں کہ اس عرصہ میں میری ہفتہ کے روز کی بکری سارے دیگر دنوں سے زیادہ ہوتی رہی ہے۔ اور یہ سلسلہ آج تک قائم ہے۔ گویا کہ ہفتہ کا دن میرے لئے امیر ترین دن ہوتا ہے۔ (وکیل المال)

اپنے منافع۔ فصل کی آمد سالانہ ترقی

اور

مختلف خوشی کی تقاریب پر خدا تعالیٰ کے حصہ کو یاد رکھیں

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل طریق سے تعمیر مساجد کی تحریک میں حصہ لیں:۔

(۱) ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

(۲) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو۔ وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع۔ جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے تاجران۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے۔ کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔

چھوٹے تاجران۔ ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ مزدور۔ ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان۔ گذشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) کنٹریکٹر صاحبان۔ ایک سال کے ٹھیکوں کا جو مجموعی منافع ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی ادا فرما دیں

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب پر۔ مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

نوٹ:۔ تمام رقوم محاسب صاحب کو اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جائیں کہ مساجد بیرون کی مد میں جمع ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تقریب یوم مصلح موعود

"سبز اشتہار" کی قیمت میں خاص رعایت !!

یوم مصلح موعود قریب آ رہا ہے۔ اس دن دوستوں کو چاہیئے کہ وہ "سبز اشتہار" کو تقسیم کریں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر اعتراضات کا جوابات دیتے ہوئے مصلح موعود کی فضیلت بیان فرمائی۔ جو جماعتیں تقسیم کے لئے "سبز اشتہار" منگوائیں" انہیں رعایت دی جائے گی سبز اشتہار کی قیمت ۳/ فی نسخہ ہے۔ لیکن ایک سو یا اس سے زائد خریدنے والوں سے بیس روپے فی سینکڑہ کے حساب سے قیمت وصول کی جائے گی۔ (انچارج تالیف و تصنیف انجمن احمدیہ ربوہ)

"زکوٰۃ ان پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا"

(نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۷ فروری سنہ ۵۳ء

آزادیٔ رائے و آزادیٔ ضمیر

نیو یارک امریکہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ تیرہ اشتراکیوں کو سازش کے الزام میں سخت قید کی سزا دی گئی ہے۔ سزا سناتے وقت ملزمان سے کہا گیا تھا۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو قید میں جانے کی بجائے روس جا سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے روس جانے پر قید کو ترجیح دی ہے۔ اور اس رعایت سے فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔ گویا ان کے خیال میں روس کی آزادی امریکہ کے جیل سے بدتر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کی آزادی کیا معنی رکھتی ہے۔

در اصل بات یہ ہے کہ انسان فطرتاً زیادہ پابندیوں کو پسند نہیں کرتا۔ جیل آخر کیا ہے۔ یہی کہ مجرم کی آزادی پر مزید پابندیوں کا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔ وہ اپنی خوشی سے حرکت نہیں کر سکتا۔ نہ وہ اپنی مرضی کا کھانا کھا سکتا نہ وہ اپنی مرضی کا بستر بچھا سکتا ہے۔ نہ کسی دوست عزیز سے اپنی مرضی کے مطابق مل جل سکتا ہے۔ نہ وہ اپنی مرضی سے کام کر سکتا ہے۔ الغرض اس کی تمام زندگی دوسروں کے بنائے ہوئے قواعد و ضوابط کی جکڑ بندیوں سے مقید ہوتی ہے۔ قید کی بنیادی تکلیف یہی ہوتی ہے۔

اب خیال کیجئے ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں انسان کو اسی قسم کی پابندیوں کی زنجیروں میں کس دیا گیا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کام نہیں کر سکتا۔ بلکہ ملک کے جالینوسوں کی مرضی کے مطابق جنہوں نے قواعد و ضوابط کی جیل تیار کی ہے۔ اس کو کام کرنا پڑتا ہے۔ پھر وہ نہ تو ان قواعد سے اختلاف کرتے ہوئے اپنے دلی خیالات ظاہر کر سکتا ہے۔ نہ آزادی سے رائے دے سکتا ہے۔ نہ برسرِ اقتدار پارٹی کے کسی فعل پر نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بچوں کو بھی اپنے طریقہ پر پرورش نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی مرضی سے کوئی مذہب اختیار نہیں کر سکتا۔ اب ایسا ملک جیل سے بدتر نہیں تو اور کیا ہے؟ انسانی فطرت ایسے ملک سے ایسے وطن سے بغاوت کیوں نہ کرے۔

بے شک یہ درست ہے۔ کہ بغیر قانونی بندشوں کے کسی ملک میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ زندگی کے کچھ نہ کچھ قواعد و ضوابط ضرور ہونے چاہئیں۔ مگر ایسے قواعد و ضوابط کے بھی حدود ہونے چاہئیں۔ ایک ریاست کا بنیادی کام صرف یہ ہے۔ کہ وہ ملک میں امن قائم رکھے۔ کسی کے انفرادی حقوق کو دوسروں کے حقوق سے متصادم نہ ہونے دے۔ اسی طرح ایک توازن کے قیام کی حد تک تو ریاست کو ضرور حق ہے۔ کہ وہ قواعد و ضوابط بنائے بے شک موجودہ دنیا میں اس بنیادی اصول پر اضافے کر دیئے گئے ہیں۔ اور شہریوں کی اجتماعی فلاح و بہبود کی کے لئے بھی ریاست بعض قواعد و ضوابط بنانے پر مجبور ہے۔ کیونکہ زندگی بہت پیچ در پیچ ہو گئی ہے۔ مگر اس کے حدود اتنے نہیں بڑھنے چاہئیں۔ کہ قواعد و ضوابط کے گرد و غبار میں انسان کا دم ہی گھٹنے لگے۔ انسان انسان نہ رہے۔ بلکہ محض ایک مشین بن کر رہ جائے۔ جس کو چلانے کا بٹن ریاست کے ہاتھ میں ہو۔ انسانی زندگی کا ایک ایک عضو کٹھ پتلیوں کی طرح ایسے تار میں بندھا ہو۔ اور جس طرح ریاست اشارہ کرے۔ اسی طرح حرکت کرے۔ ایسا ملک انسانیت کے لئے واقعی لعنت ہے۔ اور کوئی انسان انسان رہ کر اس میں زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

بے شک ایک وقت تک تو شاید انسان ایسی سخت جکڑ بندیوں کو مجبوراً برداشت کر لیتا ہے۔ حکومت اپنی طاقت کے بل پر کچھ مدت ملک میں امن قائم رکھ بھی سکتی ہے۔ مگر آخر رکی ہوئی فطرت کی رو زور مار کر قواعد و ضوابط کی چٹان کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ اور اپنا راستہ نکال لیتی ہے۔

دنیاوی دانشمندی سے جو نظام بنائے جاتے ہیں۔ ان کے حامی اور چلانے والے اکثر اسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ انسانی فطرت کی رَو کو روکنے کے لئے حد بندیاں قائم کرتے ہیں۔ چونکہ ان کے اصول بھی محدود ہوتے ہیں۔ جو عالمگیر اپیل نہیں رکھتے۔ اور اکثر وقتی اصلاح کے لئے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو جبر سے کام لینا پڑتا ہے۔ وہ اپنے اصول جبراً ملک و قوم پر ٹھونستے ہیں۔ اور چونکہ مادی قوت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ ایک مدت تک ان کو بظاہر کامیابی بھی ہوتی ہے۔ مگر آخر انسانی فطرت یہ بند توڑ دیتی ہے۔

دنیا کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ کوئی کلیاتی حکومت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکی۔ بے شک بعض حالات میں آمریت کسی قدر وقتی فائدہ پہنچا جاتی ہے۔ مگر اس کی جکڑ بندیاں آخر میں ناکام ہوتی ہیں۔ ایک دانشمندانہ قانون خواہ وہ کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو۔ ہمیشہ نہیں چل سکتا۔ ارتقاء کی رو اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔

اس لئے اسلام نے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن کا عظیم الشان اصول دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث بھی آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر کی تلقین کرتی ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ تاریخ اسلام میں سیاسی اور درباری علماء نے اسلام کی اس وسیع تعلیم کو اپنی تعبیروں سے مسخ کر دیا ہے۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ اس گرد و غبار میں اسلام کا صحیح چہرہ دیکھنا بڑی حد تک محال ہو گیا ہے۔ آزادیٔ رائے اور آزادیٔ ضمیر جس کا اول اول جھنڈا اسلام نے لہرایا تھا۔ اب ہمارے مولویوں کی ان تعبیروں کے اندھیرے میں وہ ایک غیر اسلامی نظریہ نظر آتا ہے۔ کوئی نہیں جو قرآن کریم کے ان سادہ لفظوں کی طرف دیکھے۔ اور ان کے سادہ معنی کو جو ان الفاظ سے سورج کی شعاعوں کی طرح پھوٹ رہے ہیں۔ صحیح تسلیم کرے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلامی شریعت ملک کو روس کی طرح کا جیل خانہ نہیں بناتی۔ وہ ایسی جکڑ بندیوں کو دھکا دیتی ہے۔ جس سے انسان اس سے نکل جانے کو ہی اپنی امان سمجھنے لگے۔ جس طرح ان اشتراکیوں نے امریکہ کے جیل خانے کو روس کی آزادی پر ترجیح دے کر ثابت کر دیا ہے۔

بھارت مسئلہ کشمیر کا جلد حل چاہتا ہے

بقول روزنامہ زمیندار جینوا کی خبر ہے۔ کہ بھارت کا جو وفد مسئلہ کشمیر کے بارے میں مذاکرات میں حصہ لینے کے لئے جینوا پہنچا ہے۔ اس کے ترجمان نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ میں بہت ہی پر امید ہوں۔ کہ مذاکرات جینوا میں مسئلہ کشمیر کا کوئی حل مل جائیگا۔ خدا کرے کہ اس ترجمان کی امید بر آئے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ

ہم تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ موجودہ مذاکرات میں اقوام متحدہ کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

پاکستان شروع سے ہی اس بات پر زور دیتا آیا ہے کہ ان قراردادوں کے سیدھے سادے معنی کے مطابق جلد از جلد فیصلہ کیا جائے مگر افسوس ہے۔ کہ بھارت کی جانب سے اسکے معنی میں ایسے اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے کہ معاملہ زیادہ سے زیادہ الجھتا چلا گیا ہے۔

اگر یہ خبر صحیح ہے۔ اور واقعی بھارت ان قراردادوں کو ان کے سیدھے سادے معنی لیکر جامۂ عمل پہنانے کا تہیہ کر چکا ہے۔ تو یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان جو تنازعات چلے آتے ہیں۔ وہ جلد از جلد ختم ہو جائیں گے۔ اور دونوں ہمسایہ ملک نہ صرف یہ کہ ایک دوسرے کو نقصان ہی نہیں پہنچائیں گے۔ بلکہ ایک دوسرے کے ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ اور جو ایشیائی پسماندہ ممالک کی طرف سے ان دونوں پر فرائض عائد ہوتے ہیں۔ مل کر ان کی ادائیگی کی کوشش کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

یوم مصلح موعود —— ۲۰ فروری

بدستور سابق امسال بھی تقریب یوم المصلح الموعود مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک منائی جائے گی۔ احباب اس مبارک تقریب کو پورے اہتمام کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے المصلح الموعود کی پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

التبلیغ جلد اول ٹریکٹ نمبر ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۷ اور ۱۹ (جس میں اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے) سے استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام نمبر جماعتوں کو بھیج دیئے گئے ہوئے ہیں۔ اب بھی جن جماعتوں کو ضرورت ہو۔ دفتر نشر و اشاعت سے منگوا سکتی ہیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

پیغام احمدیت

حضرت امیر المومنین فضل عمر المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تجویز فرمودہ اشاعتی کمپنی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ مکرم و محترم چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا لیکچر بعنوان "پیغام احمدیت (انگریزی)" محدود تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ انگریزی دان طبقہ کے لئے یہ ایک مختصر رسالہ تبلیغ کے لحاظ سے بے حد مفید ہے۔ اور اسے خاص مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

(۱) قیمت فی کاپی جاذب نظر ٹائیٹل کے ساتھ ۶/
(۲) " " " بغیر ٹائیٹل ۴/

۲۵ روپے سے زائد آرڈر پر ½۱۲ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

(دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کمپنی ربوہ)

تحریک جدید کے وعدے ساتھ کے ساتھ بھجواتے جائیں

آپ کی یہ کوشش بہت مبارک ہے۔ کہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس دفعہ تحریک جدید میں شامل کر کے چھوڑیں۔ مگر اس وجہ سے فہرست کو روکے رکھنا مناسب نہیں وعدے ساتھ کے ساتھ دفتر میں بھجواتے چلے جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

شذرات

مسلم شہری کے فرائض

مسٹر حسن علی وزیر مواصلات و تعمیر مشرقی پاکستان نے ایک کھلے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر ہم اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی کے متمنی ہیں۔ تو ہمیں ایک سچے مسلم شہری کی طرح زندگی گذارنی چاہیئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود نے ۱۹۲۷ء میں کتاب "احمدیت حقیقی اسلام" تصنیف فرمائی تھی۔ یہ کتاب اسلام کے نظام حیات کی اردو زبان میں پہلی مکمل اور مستند انسائیکلو پیڈیا تھی۔ جس میں اسلام کے انفرادی اور اجتماعی اصولوں کو مختصر مگر نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کیا گیا تھا۔

مسلم شہری کے فرائض کے متعلق اس کتاب میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو کچھ رقم فرمایا ہے۔ ہم اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

(۱) مسلمان کو سوال نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲) وہ اپنے بھائی کو اسلام کہے۔

(۳) بیماروں کی تیمارداری کرے۔ فوت شدہ بھائی کا جنازہ پڑھے۔ اور اگر وقت ملے۔ تو قبرستان تک ساتھ جائے۔

(۴) باوقار گفتگو کرے۔ راستوں اور پبلک جگہوں پر گند نہ ڈالے۔

(۵) پبلک جگہوں میں بلند آوازیں کسنا۔ لڑنا جھگڑنا اور آنے جانے والوں کے لئے باعث تکلیف بننا ایک مسلم شہری کی شان کے شایاں نہیں۔

(۶) مسلم شہری بہادر ہوتا ہے۔ ظالم نہیں ہوتا۔

(۷) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسلمان شہری کا مقصد حیات ہونا چاہیئے۔

(۸) علم کی اشاعت کرنا۔ ہمسایہ کی مدد کرنا اور قومی و ملکی قربانیوں کے لئے ہر دم تیار رہنا مسلم شہری کا اہم ترین فرض ہے۔

(۹) کسی کو ہلاک ہوتا دیکھے۔ تو اسے بچانے کی تدبیر کرے۔ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ جو شخص کسی کو قتل ہوتے دیکھتا ہے۔ اور اس کو بچانے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ خدائے قہار کی لعنت کے نیچے ہے۔

(۱۰) مسلم شہری مصائب کے ہجوم اور مشکلات کے طوفانوں میں بھی پر امید رہتا ہے۔ کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ اور نہ ہمت ہارتا ہے۔

یہ وہ عام فرائض ہیں۔ جو بحیثیت ایک مسلم شہری کے ہم سب پر عائد ہوتے ہیں۔ کیا ہم ان فرائض کو دیانتداری سے ادا کر رہے ہیں؟ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب ہمیں سیاسی لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں سے نہیں۔ اپنی ضمیر اور اپنے قلب سے لینا چاہیئے۔

الاعتصام کا مشورہ

جناب ایڈیٹر صاحب الاعتصام فرماتے ہیں۔

"ہم نے الاعتصام میں مرزائیوں سے عرض کیا تھا۔ کہ اگر پاکستان میں اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔ اور آپ کے بارے میں حکومت نے کوئی آخری فیصلہ نہ کیا۔ تو اس سے آپ بھی پریشان ہوں گے۔ اور مسلمان بھی۔ کیونکہ جس اسلامی ملک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی ماننے والے لوگ موجود ہوں۔ اور حکومت کوئی تعرض نہ کرے۔ تو یہ اسلام کے لئے بھی ناقابل برداشت ہے۔ اور مسلمان معاشرہ کیلئے بھی اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ مرزائی خود کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر دیں۔ ہمارا یہ نقطۂ نظر بڑا واضح ہے۔ کہ مرزائیت کی زندگی اسی میں ہے۔ کہ اس کے اکابر ہوشمندی سے کام لیں۔ اور اقلیتوں کے زمرے میں جا کھڑے ہوں۔" (الاعتصام ۱۶ر جنوری ۵۳ء)

الاعتصام کے ناصحانہ اور مشفقانہ مشورہ کا بے حد شکریہ۔ افسوس کہ اکابرین احمدیت آپ کی طرح "مرزائیت کی زندگی" نہیں چاہتے۔ اس لئے انہیں آپ کے مشورہ پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔

ہم مدیر صاحب کی خدمت میں یہ بھی عرض کریں گے کہ اگر اقلیت کا مطالبہ واقعی ایسا ہی حیات بخش ہے۔ تو وہ خود ایسا مطالبہ اہلحدیث کی طرف سے کیوں نہیں کرتے؟ کیا آپ کو مرزائیت کی زندگی کا احساس ہے۔ **مگر اہلحدیث کی جانوں کا فکر نہیں۔**

اعتصام کو سوچنا چاہیئے کہ ایسے مخلصانہ مشورے مکی زندگی میں کئی "خیر خواہ" صحابہ کرامؓ کو بھی دیتے ہوں گے۔ مگر انہوں نے موت کو حیات پر ترجیح دی کیا ہماری جانیں ان سے زیادہ قیمتی ہیں۔

فتویٰ دو

آزاد لکھتا ہے:۔

"قرآن و حدیث پر ایمان رکھتے ہوئے یہ یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ نبی کے آنے کا شائبہ بھی نہیں گزرنا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن و سنت کی روشنی میں کسی نئے نبی کے ہونے کا خیال گزرنا بھی شریعت محمدیہ کے نزدیک کفر ہے۔ پس یہی ہمارے مسلمان ہونے کی سند ہے۔" (آزاد ۱۲ر جنوری ۵۳ء)

حضرت رسول کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

"ابوبکر افضل ھٰذہ الامۃ الا ان یکون نبی۔"

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صلعم)

ابوبکرؓ اس امت کے افضل ترین فرد ہیں۔ سوائے اس کے کہ آپ کے بعد خدا کا کوئی نبی برپا ہو جائے۔ مسلمان ہونے کی سند رکھنے والو! بتاؤ سردار کائنات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق تمہارا فتویٰ کیا ہے؟

ایک احراری نظم

ایک احراری نظم کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

"استاد ملائک" نے جانے کیا پھونک دیا ہے کانوں میں
دعویٰ ہے نبوت کا لیکن ایک بات میں سو سو گالی ہے
اندھیر ہے روز روشن میں یہ چوری یہ سینہ زوری
سرکار دو عالم کی مسند اک ظالم نے سر کالی ہے
جس کافر نے چمکائی تھی دکان نبوت مرزا کی
وہ کافریاں سے جا ہی چکا دکان بھی جانے والی ہے

(آزاد ۱۲ر جنوری ۵۳ء)

یہ تینوں اشعار احراری جہالت اور ابلہ فریبی کے تازہ ایڈیشن کہلانے کے مستحق ہیں۔

پہلے شعر میں شیطان کو "استاد ملائک" کا لقب دیا گیا ہے۔ جو قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے۔ قرآن تو صاف کہتا ہے۔ کہ یہ ملعون کافروں میں سے ایک کافر تھا۔ فرشتوں کا استاد ہرگز نہ تھا (بقرہ ع ۴)

حیرت ہے کہ خدا جسے کافر کہتا ہے۔ احراری اسے فرشتوں کا بھی استاد بنا دیتے ہیں۔ اور جو خدا کی نگاہ میں نبی ہے۔ اسے مفتری اور کاذب قرار دیتے ہیں۔

سرکار دو عالم کی مسند کا ظالم کے ہاتھ سے سر کا لینے کا خیال بھی نرالا خیال ہے۔ اور بالکل ان لوگوں کی تقلید ہے۔ جو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو خلافت کے غاصب سمجھتے ہیں۔ کوئی بتائے کہ خلافت رسول اور مسند مصطفےٰؐ کوئی ایسی چیزیں ہیں۔ جن پر ڈاکہ ڈالا جا سکتا ہے؟

قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کامیاب وہی ہو سکتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہو۔ مگر احراری یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کامیاب ہو گئے۔ لیکن یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ یہ کامیابی خدا نے بخشی ہے۔ انگریز نے نہیں دی۔

اب ایک بار پھر اس نظم کو پڑھیئے۔ اور پڑھ پڑھ کر سر دھنیئے۔

گندی ذہنیت کا مظاہرہ

ایک غیر احمدی دوست فیض جاوید نے پچھلے دنوں "اقدام" میں "احمدیوں کا اجتماع" کے عنوان سے ایک مختصر مضمون شائع کیا تھا۔ اور اپنے ان تاثرات کا اظہار کیا تھا۔ جو انہوں نے ہمارے جلسہ سالانہ سے اخذ کئے۔ ایک احراری مولانا اسی مضمون کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میں حیران ہوں۔ کہ آپ نے وہاں کونسا جرأت مندانہ بیان سنا۔ جس نے آپ جیسے سمجھدار ادیب کو متاثر کیا۔ کیا وہاں کی چہل پہل یہی تھی۔ کہ لاتعداد کالے برقعے۔ ان گنت نوجوانوں میں محو رقص تھے اور اپ ٹو ڈیٹ چھوکرے ان برقعہ پوشوں کے جھرمٹ کو دیکھ دیکھ کر طرح طرح کے آوازے کستے تھے۔ اس گٹھ جوڑ کو آپ نے اجتماع کے لقب سے نوازا۔ استغفر اللہ اس قدر مبالغہ اس اجتماع کے ماحول کو انشاء اللہ سمجھتا ہوں۔" (آزاد ۲۱ر جنوری ۵۳ء)

ہمارا سالانہ اجتماع خدا کے فضل سے ایک نہایت مقدس اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں ملک کے دوسرے مذہبی اور اخلاقی اجتماعات کی بیہودہ رسوم و خرافات کا شائبہ نہیں ہوتا۔ اور اسی لئے ہمارے غیر از جماعت دوست بھی جو یہاں شرکت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اخلاق و روحانیت کی مسرتوں سے مالا مال ہو کر واپس جاتے ہیں۔

مگر احراری مولویوں کی گندی ذہنیت ملاحظہ ہو۔ کہ اپنی بدقسمتی پر رونے کی بجائے الٹا ملتان اور لاہور میں بیٹھ کر "کالے کالے برقعوں کے رقص" اور "اپ ٹو ڈیٹ چھوکروں" کا تصور جمائے بیٹھے ہیں۔

کیا یہ ننگ اخلاق ننگ انسانیت اور ننگ اسلام مخلوق ختم نبوت کی نگہبان ہو سکتی ہے؟

کامیابی

لاہور ۳ر فروری۔ گورنمنٹ کالج کی ینگ سپیکرز یونین کے زیر اہتمام ایک انٹر کالجیٹ مناظرہ منعقد ہوا۔ مباحثہ کا موضوع تھا۔

"خوشی کا دارو مدار دولت پر ہے"

اس مباحثہ میں میاں عثمان عمر (سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج) خلف صاحبزادہ مولوی عبد السلام صاحب عمر اول آئے۔ اور پہلے انعام کے مستحق قرار دیئے گئے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی ہے

دستوری سفارشات کے متعلق علماء کی ترمیمات پر تبصرہ

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۴)

آخری عدالت انصاف

اس عنوان سے کوئی شخص حیرت زدہ نہ ہو کہ کیا اب دنیا میں عدالت انصاف بند ہو جائے گی اور کسی عدالت کو انصاف کرنے کا حق نہیں رہے گا۔ کیونکہ "آخری عدالت انصاف" مقرر ہو چکی ہے؟ اس میں کسی پریشانی کی بات نہیں اس جگہ علماء خود بھی **آخری عدالت** کا وہ مفہوم نہیں لیتے جس کے لئے یہ لفظ آخری نبی میں وہ مصر ہوا کرتے ہیں۔ علماء لکھتے ہیں:-

"جبکہ ہمارے دستور میں سپریم کورٹ کو آخری عدالت انصاف قرار دیا جائے گا تو کوئی وجہ نہیں کہ ملک کے کسی شخص کو خواہ وہ فوجی ہو یا سویلین یا عام شہری انصاف حاصل کرنے کے لئے اس کا دروازہ کھٹکھٹانے کا موقعہ نہ دیا جائے۔"

ہر شخص جانتا ہے کہ سپریم کورٹ کے لئے "آخری عدالت انصاف" کا لفظ بطور مدح ذکر ہوا ہے۔ اور اس کے معنے انصاف کی اعلیٰ عدالت کے ہیں۔ انصاف کو بند کرنے والی عدالت کے نہیں ہیں کیا اسی طرح علماء کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم انہی معنوں میں آخری نبی ہیں کہ آپ تمام نبیوں میں اعلیٰ و افضل ہیں؟

دہریت اور الحاد کی تبلیغ

علماء صاحبان نے جنوری ۱۹۵۱ء میں اپنے اصول موضوعہ کے بیسویں نمبر پر لکھا تھا کہ:-

"ایسے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت ممنوع ہو گی جو مملکت اسلامی کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔"

لیکن جنوری ۱۹۵۳ء میں علماء صاحبان یہ ترمیم پیش کرتے ہیں کہ:-

"دہریت اور الحاد کی تبلیغ اور قرآن و سنت کی توہین و استہزاء کا بذریعہ قانون سازی انسداد کیا جائے گا۔"

علماء کی یہ ترمیم خاص توجہ کے قابل ہے۔ آپ اگر دہریوں کو اسلام کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو وہ دہریت کے اعتراض ضرور پیش کریں گے۔ آخر دہریوں کی بات سنے بغیر آپ ان کے شکوک کا ازالہ کیونکر کر سکیں گے۔ لیکن کیا اس طرح دہریت کی تبلیغ کا شاخسانہ کھڑا نہ ہو جائے گا۔ یہی حال الحاد کے بارے میں ہے۔ اول تو علماء کے ہاں الحاد قرار دینے میں بے حد وسعت ہے۔ اس غیر معین لفظ سے بہت سے فتنے پیدا ہو سکتے ہیں۔ شیعہ صاحبان کے بیسیوں مسائل و عقائد کو اہل حدیث الحاد قرار دیتے ہیں اور اہل حدیثوں کے کئی خیالات کو دوسرے علماء صریح الحاد و زندقہ ٹھہرا چکے ہیں۔ پھر عیسائیوں کی تبلیغ کا سوال ہے۔ آپ جب ان کو اسلام کی تبلیغ کرنے کا حق رکھتے ہیں تو کیا وہ آپ سے یہ مطالبہ نہ کریں گے کہ ہماری تبلیغ بھی سنی جائے۔ کیا یہ صورت حال مہذب دنیا کی نظروں میں اسلامی ثقافت کی ذلیل ہو گی کہ علماء دوسروں کو تبلیغ کرنے کا حق مانگتے ہیں۔ مگر انہیں یہ حق دینے کے لئے تیار نہیں؟ باقی رہا قرآن و سنت کی توہین و استہزاء کا سوال تو یہ بھی علماء کی نگاہ میں عام مرض ہے۔ سنی شیعوں کو قرآن کی توہین کرنے والے بتلا رہے ہیں اور شیعہ اہلحدیثوں پر تحریف کرنے کا الزام لگا کر انہیں توہین قرآن کا مرتکب گردان رہے ہیں اور یہ سلسلہ کسی جگہ ختم نہیں ہوتا۔ سب فرقے ایک دوسرے پر اسی طرح کے الزام لگا رہے ہیں۔ "درنجف" اور "دعوت" پڑھنے والے اس لامتناہی سلسلہ سے خوب واقف ہیں۔ ہمارے نزدیک ہمیں دہریت اور الحاد کی تبلیغ سے خوف زدہ ہو کر قانون کی پناہ نہیں چاہیئے یہ زمانہ تو لیظهره على الدين كله کا ہے اسلام اپنی حقانیت اپنے زندہ معجزات اور اپنے پُر رعب دلائل کے ساتھ دہریت اور الحاد کے قلعوں کو مسمار کرنے کے لئے میدان میں للکار رہا ہے اور اسلام کے سپاہی دہریت اور الحاد کے گھر میں جا کر اس پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمارے یہ علماء پاکستان میں بیٹھے دہریت و الحاد سے لرزہ براندام ہو کر قانون کی دہائی دے رہے ہیں۔ کیا ایسے کم ہمت اور بزدل انسان کبھی اسلامی قلعہ کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ......

یہ درست ہے کہ تبلیغ دلائل کے ساتھ ہو۔ گالی گلوچ سے نہ ہو۔ اس میں کسی کے جذبات کو مجروح نہ کیا جائے۔ اور دلآزاری نہ کی جائے۔ یہ پابندیاں تو معقول ہیں اور ہر امن پسند شہری انہیں تسلیم کرے گا۔ مگر یہ کیا کہ ہم دہریوں اور ملحدین کو بات کرنے کی بھی اجازت نہ دیں۔ میں سمجھ نہیں سکتا کہ آخر یہ علماء پھر کس مرض کا علاج ہیں۔ اگر یہ دہریوں اور ملحدین کو بھی معقولیت سے جواب نہیں دے سکتے تو ان کا مذہب اسلام کا علمبردار ہونا کیا معنے رکھتا ہے؟ پاکستان کے دستور میں غیر مسلموں کو مطلقاً تبلیغ سے روکنا شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ کیا اگر عیسائی اور لادینی ممالک اسلام کی تبلیغ کو قانوناً روک دیں تو آپ اسے پسند کریں گے؟ یہ تو درست ہے کہ کسی شخص کو حق نہیں کہ قرآن مجید کی توہین کرے یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر استہزاء کرے۔ مگر کیا پاکستان میں بسنے والی دوسری قوموں کی مسلمہ الہامی کتابوں یا مقدس صحیفوں کی توہین و استہزاء جائز ہے اور قانون اس پر گرفت نہ کرے گا؟ یقیناً کسی قوم کی مقدس کتاب یا کسی قوم کے مقدس پیشوا کی توہین و استخفاف جرم ہے اور قانون میں اسے جرم قرار دیا جا چکا ہے۔ اس سے پاکستان میں بسنے والوں میں منافرت پھیلتی ہے۔ اور کوئی حکومت اپنے ملک کے باشندوں میں منافرت پھیلانے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ پس ظاہر ہے کہ علماء کی اس ترمیم سے اگر وہ کوئی خفتہ فتنہ بیدار کرنا نہیں چاہتے تو انہوں نے یہ ترمیم پیش کر کے شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ دین جو دہریوں اور دنیا بھر کے ملحدوں کو للکار کر کہہ رہا ہے هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين کہ اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔ آج اس دین قویم کے بظاہر مدعی یہ ترمیم پیش کر رہے ہیں کہ پاکستان میں دہریت اور الحاد کی تبلیغ کو بذریعہ قانون روک دیا جائے۔ اسلام کے نقطہ نظر سے ربانی علماء کا کام تو "جادلهم بالتی ھی احسن" تھا۔ مگر آہ! آج ان علماء میں روحانیت کہاں ہے؟

"قادیانیوں کیلئے مخصوص نشستیں"

آخر میں "نہایت ضروری ترمیم" جسے علماء نے بقول خود "پورے اصرار" کے ساتھ پیش کیا ہے وہ قادیانیوں کیلئے مخصوص نشستوں کی ترمیم ہے۔ لکھتے ہیں کہ:-

"مسلم نشستوں کے عنوان کے کالم میں پنجاب کے بالمقابل ۸۸ کی جگہ ۸۷ کا عدد درج کیا جائے اور ایک نئے کالم کا اضافہ کیا جائے جس کا عنوان "قادیانیوں کے لئے مخصوص نشستیں" ہو اور اس کالم میں پنجاب کے بالمقابل ایک عدد درج کیا جائے۔"

اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ (جنہیں یہ علماء غیر اسلامی طریق میں "قادیانی" کہتے ہیں) نے جب مخصوص نشستوں کا سوال ہی نہیں اٹھایا تو آپ خواہ مخواہ ان کے لئے ایک نشست کیوں مخصوص کر رہے ہیں؟ اپنی اس خود ساختہ ترمیم کے لئے "اکابر علماء" نے وجہ جواز کے طور پر دھمکی آمیز لہجہ میں کہا ہے کہ:-

"ملک کے دستور سازوں کے لئے یہ بات کسی طرح موزوں نہیں ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور مخصوص اجتماعی مسائل سے بے پرواہ ہو کر محض ذاتی نظریات کی بناء پر دستور بنانے لگیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ملک کے جن علاقوں میں قادیانیوں کی بڑی تعداد مسلمانوں کے ساتھ ملی جلی آباد ہے۔ وہاں اس قادیانی مسئلہ نے کس قدر نازک صورت حال پیدا کر دی ہے۔ ان کو پچھلے دور کے بیرونی حکمرانوں کی طرح نہ ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے ہندو مسلم مسئلہ کی نزاکت کو اس وقت تک محسوس کرنے ہی نہ دیا جب تک متحدہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ دونوں قوموں کے فسادات سے خون آلود نہ ہو گیا۔ جو دستور ساز حضرات خود اس ملک کے رہنے والے ہیں ان کی یہ غلطی بڑی افسوسناک ہو گی کہ وہ جب تک پاکستان میں قادیانی مسلم تصادم کو آگ کی طرح بھڑکتے ہوئے نہ دیکھیں۔ اس وقت تک انہیں اس بات کا یقین نہ آئے کہ یہاں ایک قادیانی مسلم مسئلہ بھی موجود ہے جسے حل کرنے کی شدید ضرورت ہے۔"

اس عبارت کا صرف ایک مطلب ہے اور وہ یہ کہ علماء صاحبان پاکستان کے مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے پر امن شہریوں کے خلاف خونریزی پر اکسا رہے ہیں یہ خواہش کہ احمدیوں کے خون سے ملک کا گوشہ گوشہ رنگ دیا جائے علماء کا پرانا مشغلہ ہے اور تحریک احمدیت کے آغاز سے ہی یہ مولوی لوگ احمدیوں کو واجب القتل ٹھہراتے رہے ہیں۔ علماء دستور ساز اسمبلی کو چیلنج کر رہے ہیں کہ اگر ان کی مندرجہ بالا "پر اصرار" ترمیم کو حسب سابق درخور اعتناء نہ سمجھا گیا تو عوام کو برانگیختہ کر کے ملک میں احمدیوں کا قتل عام کرائیں گے۔ علماء نے اس اقتباس میں جس قدر غلط بیانی اور خطرناک انگیخت سے کام لیا ہے اس کا معاملہ تو آسمانی حکومت کے سپرد ہے۔ ہم اسی سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ان ظالمانہ منصوبوں کو پنپنے نہ دے۔ لیکن میں ان علماء سے پوچھتا ہوں کہ اگر فی الواقع ملک میں "قادیانی مسلم مسئلہ" اسی نوعیت کا ہے جیسا کہ ان لوگوں نے بیان کیا ہے تو اس کا یہ کیا حل ہوا کہ "قادیانیوں کو پنجاب کی اٹھاسی مسلم نشستوں میں سے ایک نشست دے دو" اب جبکہ "قادیانیوں" کے پاس ایک بھی نشست نہیں تو علماء ان سے دست تنگ آ رہے ہیں گویا انگاروں پر لوٹ رہے ہیں اگر قادیانیوں کے لئے نشستیں مخصوص ہو گئیں تو علماء کا کیا حال ہو گا؟ میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ علماء کی بیان کردہ بیماری اور ان کے تجویز کردہ علاج میں مناسبت کیا ہے؟ کیا متحدہ پنجاب میں ہندو اور مسلمانوں کی نشستوں کے مخصوص ہو جانے کے نتیجہ میں خونریزی رک گئی تھی؟ اگر نہیں تو پھر نشستوں کے مخصوص کرنے کو علاج سمجھنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

اس فتنہ کا موجب خود علماء ہیں۔ وہ اپنی اشتعال انگیزی کو چھوڑ دیں تو یہ فتنہ خود بخود فرو ہو جاتا ہے۔ اس وقت تو یہ علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی

"من عندهم تخرج الفتنة
وفيهم تعود"

کی اپنے عمل سے تصدیق کر رہے ہیں۔ (باقی)

کون کیا کہتا ہے؟

دورِ حاضرہ کے علماء حقیقت کے آئینہ میں

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

کچھ عرصہ ہوا احراری اخبار "آزاد" لاہور کے "مطالبہ نمبر" میں چند مولویوں کی طرف سے احمدیت کے خلاف مختلف قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔ صحبت امروزہ میں ہم ان کے اپنے ہم خیال اصحاب کی زبان و قلم سے نکلے ہوئے الفاظ میں بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ علماء جو جماعت احمدیہ کے خلاف شور و غل مچا رہے ہیں۔ ان کی اپنی پوزیشن کیا ہے۔ اور کیا وہ اس لائق بھی ہیں۔ کہ شریف الطبع مسلمان ان کے مطالبات پر کان دھریں اور ان کا ساتھ دیں؟

مندرجہ ذیل حوالجات حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث **علماء ھم شر من تحت ادیم السماء** کی پوری پوری تصدیق کر رہے ہیں۔ پڑھئے اور سنئیے!! کہ کون کیا کہتا ہے؟ اور ان "علمائے دین" کی حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو بہائیے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون

(۱) مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی (شاگرد مولانا ابوالکلام آزاد۔ ناقل) رقمطراز ہیں:۔

"یہ لوگ خدا اور مذہب کے نام پر مخلوق کو گمراہ کرتے اور اسلام کی آڑ لیکر مسلمانوں کو برباد کر رہے ہیں یہ ان کا وطیرہ نیا نہیں پرانا اور بہت پرانا ہے۔ دوسری صدی ہجری میں پیشہ ور علماء کا ظہور ہوا۔ اس وقت سے وہ آج تک ایک ایسی راہ چلے جا رہے ہیں۔ اور وہ راہ یہی ہے کہ اسلام کا نام لے کر فتنے پیدا کئے جائیں۔ اور مسلمانوں کو تباہ و برباد کر کے اپنی شکم پری کی جائے۔ مسلمانوں کی بارہ سو سال کی پوری تاریخ ملاؤں کے فتنوں سے لبریز ہے۔ راقم حروف نے یہ درد انگیز داستان اردو میں مرتب کرنا شروع کر دی ہے۔ اور جلد پبلک کے سامنے آجانے والی ہے۔"

(اخبار زمیندار ۱۴۔ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۴)

(منقول از اخبار اہلحدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

(۲) مولوی احمد حسن صاحب شوکت میرٹھی

ایک استفتاء کے جواب میں فرماتے ہیں۔

"ملاؤں نے تو قرآن مجید کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنی اپنی دوکانیں کھول دی ہیں۔ کوئی حنفی کوئی شافعی وغیرہ۔ کوئی چشتی کوئی قادری وغیرہ ان میں مسلم ایک بھی نہیں۔ حالانکہ مسلمین انبیاء علیہم السلام کا لقب ہے۔ قل انما امرت ان اکون اوّل المسلمین.... مگر مسلم تو جب ہیں کہ قرآن کو سمجھیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ قرآن تو ان کے نزدیک صرف بچوں کے پڑھنے کی کتاب ہے۔ معاذ اللّٰہ۔"

(رسالہ صوفی جلد ۶ صفحہ ۵ صفحہ ۳۸)

(۳) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنے ساتویں لیکچر "ارضاء الحق" حصہ دوم میں بمقام تھانہ بھون مدرسہ امداد الاسلام میں فرماتے ہیں:۔

"بس دین مولویوں کے قبضہ کا ہے۔ جس چیز کو چاہیں حرام کر لیں۔ اور جس چیز کو چاہیں حلال کر لیں۔"

(البلاغ صفحہ ۲۶۔ شائع کردہ مولوی شبیر علی صاحب مدیر رسالہ "النور")

(۴) مودودی پارٹی کے بانی مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کے مدعی مولوی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی دہلوی لکھتے ہیں:۔

"چند مستثنیٰ شخصیتوں کو چھوڑ کر علماء کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ زمانہ کے موجودہ رجحانات اور ذہنیتوں کی نئی ساخت کو سمجھنے کی قطعاً کوشش نہیں کرتے۔ جو چیزیں مسلمانوں کی نئی نسلوں کو اسلام سے بیگانہ کر رہی ہیں۔ ان پر اظہار نفرت تو ان سے جتنا چاہے کرا لیجئے۔ لیکن اس زہر کا تریاق بہم پہنچانے کی زحمت یہ نہیں اٹھا سکتے۔ جدید حالات نے مسلمانوں کے لئے جو پیچیدہ علمی اور عملی مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کو حل کرنے میں ان حضرات کو ہمیشہ ناکامی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کا حل اجتہاد کے بغیر ممکن نہیں اور اجتہاد کو یہ اپنے اوپر حرام کر چکے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات اور اس کے قوانین کو بیان کرنے کا جو طریقہ آج ہمارے علماء اختیار کر رہے ہیں۔ وہ جدید تعلیمیافتہ لوگوں کو اسلام سے مانوس کرنے کے بجائے الٹا متنفر کر دیتا ہے۔ اور بسا اوقات ان کے مواعظ سن کر ان کی تحریروں کو پڑھ کر دل سے بے اختیار یہ دعا نکلتی۔ کہ خدا کرے کسی غیر مسلم یا بھٹکے ہوئے مسلمان کے چشم و گوش تک یہ صدائے بے ہنگام نہ پہنچی ہو۔"

(رسالہ مولوی جلد ۲۱ عدد ۴ صفحہ ۳)

(۵) خلیفہ سراج الدین صاحب اصغر مدیر رسالہ "اصلاح" زیر سرخی "پیشہ ور واعظوں کا ٹڈی دل" اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اصلی ٹڈی دل تو لوگوں کی صرف پیداوار ارضی کی تباہی و بربادی کا موجب ہوتا ہے۔ مگر آج کل جو پیشہ ور واعظ دل شہروں۔ قصبوں اور قریوں میں چکر لگا رہا ہے۔ وہ نہ صرف ارضی پیداوار اور نقد کمائی پر اپنا دست تطاول دراز کرتا ہے۔ بلکہ لوگوں کے خرمن عقائد اور نقد ایمان کو بھی غارت کرتا رہتا ہے۔ ان لوگوں نے کوئی مدا ایک خلق پر اپنی عمر کو وقف نہیں کیا۔ بلکہ محض کمانے کھانے کے پر لطف پیشہ کے طور پر کام اختیار کر رکھا ہے۔ جس میں روز روز کی مزیدار ضیافتیں ہیں۔ معقول نذرانے ہیں۔ شہر شہر کی سیر ہے۔ معتقدین کی نیازمندیاں اور میٹھی چاپلوسیاں ہیں۔ اور اور کئی قسم کے مزے ہیں۔ یہ لوگ رسوم قبیحہ کے انسداد کے لئے آواز اٹھانے والے نہیں ہیں بلکہ جن رسوم سے ان کے کاروبار کی گرم بازاری متوقع ہے۔ ان کی ترویج ان کا خاص نصب العین ہے خواہ وہ رسوم بدعت ہی ہوں۔ اور ان کی ترویج سے معاذ اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان محو ہی ہوتے چلے جائیں۔ ان کو اس کی پرواہ نہیں وہ اعلائے کلمتہ اللہ اور تائید دین حق کے لئے ساعی نہیں بلکہ وہ ہوا کا رخ دیکھ کر موقع موقع کے موافق اپنے مواعظ و خطبات سے محض آداکاری کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ ہر جماعت کے حاضرین سے ہر قسم کا خراج وصول کر سکیں۔ خواہ اس کا نتیجہ استحسان کفر اور تخفیف کلمہ اللہ ہی ہو۔"

(رسالہ "اصلاح" لاہور جلد ۱۱ عدد ۶ صفحہ ۸ و ۹)

(۶) ملک عبدالقیوم صاحب بی اے "اصلاح المسلمین" کے باب میں علماء اہل اسلام اور آئمہ مساجد کے فرائض" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مجھے غایت رنج سے اس امر کا اعتراف کرنا پڑا۔ کہ معدودے چند مستثنیات کے سوا اکابر دین اسلام کی حالت چودھویں پندرھویں صدی کے عیسوی راہبوں سے چنداں مختلف نہیں۔ علمائے اسلام نام کے عالم ہیں۔ مگر انہیں اسلامی تعلیمات سے واقفیت نہیں۔ ایک عرصہ تک ان کی کجروی اور کوتہ بینی کے اثرات پر اسلامی حکومت کی شان و شوکت کا پردہ پڑا رہا۔ مگر جونہی ۱۸۵۷ء کی شورش میں اس نام نہاد رعب کا خاتمہ ہوا۔ تو مسلمانوں کے روز بد کی صورت کے خد و خال بالکل نمایاں ہو گئے۔ معدودے چند صاحب افتخار اور صاحب درد افراد کے سوا جمہور نہ علم کے شائق رہے۔ نہ تجارت و کسب کمال کے دلدادہ ہوئے۔ رسی تو جل گئی۔ مگر رسی کا بل نہ گیا۔ قسمت اور تقدیر پر شاکر رہنے کا سبق جو ہمارے ائمہ دین نے پڑھایا۔ تو ایسا پڑھا۔ کہ لوگوں نے اسی کا نام اسلام رکھ چھوڑا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے گردش تقدیر کے نظارے دیکھا کئے۔ اور کہیں کہیں سید احمد مرحوم اور ان کے ہم خیال اہل درد نے اقتضائے وقت کی ضرورتوں کے حق میں صدائے طوطی بلند کی۔ تو جمود اور مبشر بہری کے ڈھول کفر اور الحاد کے فتووں سے گونج اٹھے۔ ہر وضع کے مغربی علوم کی تحصیل کو بنائے کفر گردانا گیا۔ ریل گاڑی کو شیطانی چرخہ قرار دیا گیا۔ انگریزی زبان کو کافروں کی بولی بتایا گیا۔ اور سیر و سیاحت اور تجارت کو بنیوں اور سودخواروں کا شغل سمجھا گیا۔ روپے کا لین دین اور اس سے منفعت اندوزی کو ناسخ نکاح و قاطع فلاح قرار دیا گیا۔ اور ان راہ گم کردہ مذہبی رہنماؤں نے اسلام اور مسلمانوں پر وہ حالت طاری کر دی۔ جو مغربی دنیا نے زمانہ جاہلیت میں اس پر طاری کی تھی۔"

(رسالہ اصلاح جلد ۲ عدد ۶ صفحہ ۴۷ و ۴۸)

(۷) مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور (جن کے اکثر خطبات احراری اخبار "آزاد" کی اشاعتوں میں آتے رہتے ہیں) کی زبان و قلم سے علماء سوء کا سلوک مسلمانوں سے سنئے!

مولوی صاحب قیام پاکستان سے قبل اپنے ایک رسالہ میں لکھتے ہیں:۔

"افسوس صد افسوس کہ بانی مذہب اسلام سید المرسلین شفیع المذنبین کا جو سلوک رحمت اس زمانہ کے کفار کے ساتھ تھا کفار تو بجائے خود رہے آج وہ سلوک ہمارے ہندوستان کے متعصب و متشدد علماء سوء اور نام نہاد صوفی (———) توحید پرست و رسالت کے قائل حشر و نشر وغیرہ چیزوں پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں سے بھی روا نہیں رکھتے۔"

(رسالہ خلق محمدی صفحہ ۱۰)

درخواست دعا: میرے خاوند نصیر احمد صاحب (ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی) راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (صفیہ بیگم راولپنڈی)

زکوٰۃ ـــــ اور ـــــ تجار

بعض ضروری مسائل کا خلاصہ

وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون (پ ۲۱ ع ۷)

ترجمہ:- اور جو اموال تم زکوٰۃ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو۔ پس یہی لوگ اپنے اموال کو بڑھانے والے ہیں۔

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مال تجارت کے راس المال اور اس کے اس منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوا ہے خواہ یہ دونوں بصورت نقدی ہوں یا جنس یا دین قرض ہو جس کی وصولی کی غالب امید ہو سکتی ہو ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے جب راس المال پر سال گذر جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوا ہے گو ابھی اس پر سال نہ گذرا ہو تو بھی راس المال کے منافع کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے ہاں جو قرضہ لینا ہے اور اس کے وصول ہونے کی امید نہیں یا ضعیف سی امید ہے۔ اور غالب گمان یہی ہے کہ وصول نہیں ہوگا تو ایسے قرضہ پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر باوجود ناامید ہونے کے وصول ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے مگر پہلے نہیں سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے۔

چند سوالات کے جوابات

سوال نمبر ۱:- کیا کمپنیوں کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے یا کہ ہر حصہ دار کو اپنے اپنے حصہ کے مطابق فرداً فرداً زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے؟

جواب:- کمپنیاں جو مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ کے ساتھ قائم ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق صحیح مذہب یہی ہے کہ ان پر مجموعی طور پر زکوٰۃ واجب ہے نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً۔ یہی مذہب حدیث میں صراحتاً بیان ہوا ہے۔ اور اصولاً یہی مذہب ائمہ فقہ میں ہے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا تھا۔ خلاصہ یہ کہ ہمارے علماء کے نزدیک مشترکہ سرمایہ کی صورت میں مجموعی طور پر زکوٰۃ عاید ہونی چاہیئے نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً۔

سوال نمبر ۲:- کیا نابالغ یا مجنون پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب:- نابالغ اور فاتر العقل کے مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے جو اس کا متولی ادا کرے گا۔

سوال نمبر ۳:- اگر سال کے درمیان میں مال کم ہو جائے تو زکوٰۃ کس حساب سے لی جائے۔

جواب:- اگر دوران سال میں زکوٰۃ میں مال کم ہو جائے اور پھر آخر سال میں بڑھ کر بقدر نصاب ہو جائے تو اس پر اس سال کے اخیر پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال نمبر ۴:- اگر شروع سال میں مال کی مقدار اور ہو اور اخیر سال پر اور تو زکوٰۃ میں کونسی مقدار کا اعتبار ہوگا؟

جواب:- اگر سال کے اخیر پر مال میں کمی یا بیشی ہو جائے لیکن بقدر نصاب موجود رہے تو پھر اخیر سال پر جس قدر مال موجود ہوگا۔ اس کے حساب سے اس پر زکوٰۃ لگائی جائے گی۔

سوال نمبر ۵:- اگر سال کے دوران میں مال ختم ہو کر پھر دوبارہ پیدا ہو جائے تو سال کب شروع سمجھا جائے گا؟

جواب:- اگر سال کے درمیان میں تمام مال بالکل ختم ہو جائے اور اخیر سال میں دوبارہ پیدا ہو گیا ہو۔ تو اس تاریخ سے اس مال کا سال شروع سمجھا جائے گا۔ جب وہ دوبارہ پیدا ہو کر قدر نصاب کو پہنچا ہو۔

سوال نمبر ۶:- اگر مال دوران سال میں گم ہو کر پھر مل جائے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شروع سمجھا جائے گا؟

جواب:- اگر سال کے دوران میں مال چرایا جائے یا چھن جائے یا کسی اور طرح سے مالک کے قبضہ اور تصرف سے بالکل نکل جائے اور پھر دوبارہ وہی مال مل جائے تو اس کی بھی اخیر سال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال نمبر ۷:- اگر کوئی شخص دوران سال میں اپنے مال کا کسی اور شخص کے ساتھ تبادلہ کرے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شمار کیا جائے؟

جواب:- اگر کوئی شخص سال کے درمیان میں اپنے زکوٰۃ والے مال کا کسی دوسرے شخص کے زکوٰۃ والے مال سے تبادلہ کرلے تو دونوں شخصوں کا زکوٰۃ کا سال اس تاریخ سے سمجھا جائے گا جس تاریخ سے انہوں نے تبادلہ کیا ہے۔

سوال نمبر ۸:- کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب:- کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور حصص کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نہ کہ مارکیٹ قیمت پر۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اسلام کی ترقی کا راستہ

(۱) "ہر مومن مخلص کو چاہیئے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ پر عمل کرے۔ اور خدا سے دعا کرے۔ تا وہ تبلیغ اسلام کے لئے آسانیاں میسر فرمائے۔ اور اسلام کے قیام کے سامان پیدا کرے۔ یہ دعائیں انہی لوگوں کی قبول ہوں گی۔ جو اقامت الصلوٰۃ کرنے والے ہوں گے۔ جو لوگ نمازیں باقاعدہ اور بالسنت ملاً ودی کے باجماعت ادا نہیں کرتے ان کی دعا کم سُنی جاتی ہے"

(۲) اسی طرح یہ دعائیں نہیں کی سُنی جائے گی۔ جو اخلاص سے اسلام کے لئے مالی قربانیاں کرنے والے ہوں گے"

(۳) جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے۔ لیکن صحابہؓ والا انفاق اور تھا۔ وہ تو کوشش کر کے اپنے اوپر عزت لاتے تھے۔ جب تک اس طرح انفاق نہ ہو۔ ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی۔ اس وجہ سے پہلی آیت میں جہاں خرچ کا حکم دیا ہے۔ وہاں سرًّا کو پہلے رکھا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو۔ اور اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو"

(۴) "جو انفاق طبعی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑے گا۔ بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت پڑے گی۔ پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت ہے۔ جو طبعی ہو۔ اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے کہنے کی نہ ضرورت ہو"

(۵) جب جماعت احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اور انہیں اپنے اوپر خرچ کرنے کے لئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا۔ اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضہ نظر آئے گا۔ تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے" (تفسیر کبیر صفحہ ۴۸۱ و ۴۸۲)

(۶) احمدیہ جماعت کے ہر فرد کو اس کا مصداق ہونا ضروری ہے۔ اور ہر مومن کو کوشش و محنت کر کے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے راستے کھول دے۔ آمین اور وہ مخلص مومن جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور سالہا سال سے لیتے آرہے ہیں۔ وہ جلد از جلد اپنے وعدے بھجوا دیں۔ اور اپنے وعدوں کو جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

ایمپلائمنٹ ایکس چینج کی معرفت نیز محکمانہ افسروں کی وساطت سے زرعی مشینری کے اوپریٹروں کی سکھلائی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ جو نیئر اوپریشن افسر ٹی ڈی اے قائد آباد کو ۵ فروری تک پہنچنی چاہئیں شرائط ۲۵ تا ۳۰ سال عمر۔ انگریزی معمولی جانتا ہو۔ عرصہ ٹریننگ ۴ ماہ۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ساٹھ روپے۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہوں انگریزی اخبارات ۲/۵۳ ۴ دیکھو الہ سول ۲/۵۳ ۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

برطانیہ امریکہ کی خارجہ پالیسی سے پوری طرح مطمئن نہیں ہے

لندن ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر فاسٹر ڈلز مشرق بعید کے متعلق امریکہ کی آئندہ پالیسی کے متعلق مسٹر انتھونی ایڈن کو پوری طرح مطمئن نہیں کر سکے۔ اور نہ ہی امریکہ کے آئندہ یکطرفہ اقدامات کی بابت ہی کوئی یقین دلا سکتے ہیں۔ البتہ فارموسا کی غیر جانبداری کو ختم کرنے کے فیصلہ کی وضاحت کر دی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر ڈلز نے مسٹر ایڈن کو بتایا ہے کہ ابھی تک چیانگ کائی شک کی فوجوں کے اشتراک کی چین پر حملہ آور ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی امریکہ چین کی ناکہ بندی کے خلاف اپنا رویہ تبدیل کر رہا ہے۔

یہ بھی بتایا جاتا ہے۔ کہ چیانگ کائی شک اور جنوبی کوریا کی حکومت کوریا میں قوم پرست چینی فوجیوں کے استعمال کی مخالفت کریں گے۔

ادھر واشنگٹن کی اطلاعات مظہر ہیں کہ مسٹر ایڈن نے فارموسا کے متعلق کھلے بندوں جس برطانوی رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ اس کا امریکہ کی آئندہ خارجہ پالیسی پر گہرا اثر پڑنے کا امکان ہے۔ صدر آئزن ہاور ابھی تک اس پالیسی کو مرتب کرنے میں مصروف ہیں (اسٹار)

بھارت اور برطانیہ کے سوشلسٹوں کا گٹھ جوڑ

بمبئی ۷ فروری۔ برطانوی لیبر پارٹی کے بین الاقوامی سیکرٹری مسٹر سادل روز نے یہاں پہنچنے پر بتایا ہے کہ برطانوی لیبر پارٹی اور بھارت کی پرجا سوشلسٹ پارٹی کے نمائندے باہم مل کر ایسے طریقے معلوم کریں گے جن سے ان کے موجودہ رابطہ اور تعلقات زیادہ مضبوط ہو جائیں۔

مسٹر روز نے سابق وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی کے ہمراہ رنگون میں ایشیائی سوشلسٹ کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ آپ پرجا سوشلسٹ لیڈروں اور انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگرس کے رہنماؤں سے ملاقات کریں گے۔ (اسٹار)

ماسکو میں انڈونیشیا کا سفارت خانہ قائم کرنے کا مسئلہ

جکارتہ ۷ فروری۔ ماسکو میں انڈونیشیا کا سفارت خانہ قائم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً بحث چھڑ جاتی ہے پچھلے ہفتے ہی پارلیمانی امور خارجہ کی کمیٹی کے نائب صدر مسٹر او ٹو رونڈو نوحہ نے پارلیمنٹ میں ایک تحریک پیش کی تھی۔

لیکن جب یہ معاملہ بحث کے لئے پیش ہوا تو سب سے بڑی پارٹی یعنی مسلم مجومی پارٹی نے اس بنا پر مخالفت کی یہ مسئلہ فوری توجہ کا مستحق نہیں ہے۔ دوسری بڑی جماعت یعنی نیشنلسٹ پی۔ این آئی نے بھی اپنے ترجمان کی وساطت سے اسی رائے کا اظہار کیا مگر یہ بھی کہا کہ آزادانہ خارجی پالیسی کے پیش نظر یہ اصول اچھا ہے۔

عیسائی پارٹی نے اس بنا پر تجویز کی مخالفت کی کہ روسی حکومت ایک غیر مذہبی حکومت ہے لیکن صرف بائیں بازو کی پارٹیوں نے جلد از جلد ماسکو میں انڈونیشیا کا سفارت خانہ کھولنے کی حمایت کی۔

باور کیا جاتا ہے کہ اگر یہ مسئلہ بحث کے لئے پیش کیا جائے، تو خود کابینہ کے ارکان بھی اس کی بابت مختلف الرائے ہوں گے۔ (اسٹار)

دوائیوں کے گودام کو آگ لگ گئی

راولپنڈی ۵ فروری۔ آج صبح مری بریوری کاٹیٹ میں کرم کیمیکل کمپنی کے مرکزی گودام کو آگ لگ گئی اس میں تقریباً اڑھائی لاکھ کا سامان تھا۔ لیکن آگ پر جلدی قابو پا لیا گیا اور گودام کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔

ہنگارو کا مقدمہ سننے کیلئے سپیشل جج کا تقرر

حیدرآباد (سندھ) ۷ فروری۔ حکومت سندھ نے سکھر کے موجودہ ڈسٹرکٹ اور سیشن جج مسٹر جی کے پیر کو سپیشل ٹریبونل جج مقرر کیا گیا ہے۔ آپ اس زمانے کے خطرناک ترین ڈاکو رحیم ہنگارو و شاہ مکھی ڈنڈ کے خلاف مقدمے کی سماعت کریں گے۔

آپ عنقریب یہاں آ کر اپنا نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔ (اسٹار)

امریکہ اور برطانیہ کے درمیان کامل اتفاق ہے

لندن ۵ فروری۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلیس آج بذریعہ طیارہ لندن سے بون روانہ ہو گئے ہیں روانگی سے قبل لندن کے ہوائی اڈہ پر انہوں نے ایک تحریری بیان میں کہا کہ امن، تحفظ، اقتصادی فلاح و بہبود اور استحکام کے بنیادی مقاصد کے متعلق امریکہ اور برطانیہ میں کامل اتفاق ہے۔

انہوں نے کہا کہ اختلافات کے مقابلہ میں وسیع تر معاملات میں ہم متفق الرائے ہیں۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ ہماری دونوں حکومتیں دور ماضی کی طرح آئندہ بھی پورے تعاون اور اشتراک عمل سے کام کریں گی۔

مصر نے مغربی جرمنی سے قرضہ نہیں مانگا

بون ۵ فروری۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے نیویارک میں شائع ہونے والے اخبارات کی اصل رپورٹ کی تردید کر دی ہے۔ کہ مصر نے مغربی جرمنی سے ۳۵ کروڑ ڈالر کا قرض طلب کرتے ہوئے یہ یقین دلایا ہے کہ قرض ملنے کی صورت میں وہ عرب لیگ کو اسرائیل کے لئے تاوان کی ادائیگی کے مسئلہ پر مغربی جرمنی کا بائیکاٹ نہیں کرنے دے گا

مجھے پوری توقع ہے کہ کشمیر کے تنازعہ کا حل تلاش کر لیا جائیگا

جنیوا میں بھارتی وفد کے ترجمان کا بیان

جنیوا ۵ فروری۔ بھارت کا جو وفد مسئلہ کشمیر کے بارے میں مذاکرات میں حصہ لینے کے لئے یہاں آیا ہے۔ اس کے ترجمان کے ایک بیان کے بعد مذاکرات کی کامیابی کے امکانات بہت ہی روشن ہو گئے ہیں۔ ترجمان نے کہا ہے کہ میں بہت ہی پُر امید ہوں کہ مذاکرات جنیوا میں اس مسئلے کا کوئی حل تلاش کر لیا جائیگا۔ جو بھارت اور پاکستان کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔

ترجمان نے بتایا کہ بھارتی وفد مکمل مصالحتی اور امن پسندانہ جذبات کے ساتھ جنیوا آیا ہے۔ اس نے کہا کہ اگرچہ یہ درست ہے کہ بھارت نے سلامتی کونسل میں امریکہ اور برطانیہ کی وہ مشترکہ قرارداد مسترد کر دی ہے جس میں کشمیر میں استصواب رائے کے دوران میں فوجوں کے تعین کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے مزید قدم اٹھانے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ لیکن ہم یہ تہیہ کر چکے ہیں کہ موجودہ مذاکرات میں اقوام متحدہ کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

بھارتی وفد کے ترجمان نے یہ بھی کہا کہ بھارت گاندھی جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پُر امن رہنا چاہتا ہے۔ اور پاکستان کا اچھا ہمسایہ بننے کا خواہشمند ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل کے مذاکرات میں ابتدائی بات چیت ہوئی۔ اور مذاکرات کے لئے ضابطہ تیار کیا گیا۔ (زمیندار ۷ فروری ۱۹۵۳ء)

مصر اختلافی امور کے متعلق اب برطانیہ سے بات چیت نہیں کریگا

قاہرہ ۵ فروری۔ مصری اخبار "الاہرام" نے لکھا ہے کہ یہ قطعی طور پر فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ جب تک سوڈان کے باشندوں کے مطالبات منظور نہیں کئے جائیں گے اس وقت مصر متنازعہ مسائل پر برطانیہ سے کوئی بات چیت نہیں کرے گا۔ قاہرہ کے سرکاری حلقوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے۔ کہ سوڈان کے شمالی اور جنوبی دونوں حصوں کے باشندے سوڈانی مطالبات کی تکمیل کی خاطر وقت تک مصر کا ساتھ دینے کے لئے تیار رہیں۔

مصر کی فوجی حکومت کے ترجمان میجر سلیم نے کہا ہے کہ اگر مصر کو انتہائی اقدام کرنے پر مجبور کر دیا گیا تو سامراجی طاقتوں کو اب یہ موقعہ نہیں مل سکے گا۔ کہ وہ موجودہ وزارت کو برطرف کر کے اس کی جگہ کوئی اور حکومت لا بٹھائیں کیونکہ اب انہیں مصر کی پوری قوم کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جو تمام غیر ملکی فوجوں کو وادی نیل سے باہر نکالنے کی خاطر ایک پرچم تلے متحد ہو چکی ہے۔

میجر سلیم نے مزید کہا کہ ہم سامراجیوں کو پریشان اور ہراساں کرنے کے لئے اپنی تمام فوجوں اور طاقتوں کو کام میں لائیں گے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو ہم لاٹھیوں اور پتھروں سے بھی لڑیں گے۔ اور وہ دو کروڑ مصریوں کی لاشوں کا ڈھیر لگا کر ہی فتحیاب ہو سکیں گے ؛

تصحیح

مورخہ ۴ فروری کے پرچہ کا نمبر غلطی سے ۲۹ لکھا گیا ہے دراصل ۳۰ ہے۔ اسی طرح مورخہ ۵ و ۶ فروری کے پرچوں کے نمبر بجائے ۳۰ اور ۳۱ کے ۳۱ اور ۳۲ ہیں۔ احباب تصحیح فرمائیں ؛